آغا شورش کاشمیریؒ

# شیخ حسام الدین رحمہ اللہ

## قربانی و ایثار، جرأت و استقامت، حوصلہ و اعتماد اور تحریکِ آزادی کا روشن باب

شیخ حسام الدین مرحوم نے جس دور میں سیاسیات کا سفر شروع کیا اس دور کو اس کا اندازہ ہی نہیں۔ کیا لوگ تھے وہ جو برطانوی استعمار کے خلاف سر پر کفن باندھ کر نکلے تھے اور کیا زمانہ تھا کہ اس آزادی کے حصول کی نیو رکھی گئی۔ شیخ صاحب اس عظیم قافلہ کے برگزیدہ رہنماؤں کی یادگار تھے۔ ان کا وجود ان تحریکوں کا سرمایہ تھا جنہیں اس زمانے کے لوگ پہچانتے ہی نہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا دل اسلام کے لئے دھڑکتا رہا اب وہ افراد رہے نہ جماعت اور نہ وہ دل ہی رہے کہ دھڑکیں۔ اس دور میں بہت کچھ ہے لیکن وہ لوگ نہیں ہیں جن کے پہلو میں دھڑکتا ہوا دل ہو۔ آزادی کا ولولہ ہی جاتا رہا ہے۔ پرانی قدریں بدل گئی ہیں اور ان کی جگہ جو نئی قدریں پیدا ہوئی ہیں ان کا حدودِ اربعہ ہی مختلف ہے۔ سوال شیخ حسام الدین کا نہیں، یہ لوگ تو اب جا ہی رہے ہیں ایک آدھ چراغ کسی گم شدہ طاق پر جل رہا ہے تو موت کی صرصر اسے بھی بجھا دے گی۔ اب سوال اس روایت کا ہے جس کو ان لوگوں نے اپنے خونِ جگر سے پیدا کیا اور جس کے ادا شناسوں سے یہ زمانہ خالی ہو چکا ہے۔ ان لوگوں کو اسلام نے پیدا کیا اور یہ لوگ اسلام کے لئے تھے۔ جہاں تہاں اسلام کو گزند پہنچا یہ ماہیٔ بے آب ہو گئے۔ آج اسلام تفسیروں کی زد میں ہے۔ قیادت کی کلاہ ان لوگوں کے سر پر بندھی ہوئی ہے جن کی سیاسی پیدائش اتفاقی اور حادثاتی ہے۔ جنہیں معلوم ہی نہیں کہ جس آزادی سے وہ مستمتع ہو رہے ہیں اس کا خمیر کن لوگوں کے خون سے تیار ہوا تھا۔

### زمانہ نیا داستانیں نئی

شیخ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو جس زمانہ سے اب گزرنا پڑا حقیقتاً وہ زمانہ ان کے لئے نیا تھا اور وہ اس زمانے کے لئے بڑے پرانے تھے۔ دونوں میں سنگم نہ ہو سکا۔ زمانہ کی بے بصری اور انکی تیز قدمی میں تصادم رہا۔ نتیجتہً سیاسیات کے اس بیاباں میں وہ اجنبی ہو گئے۔ نئی پود کے لئے بھی وہ اجنبی ہی تھے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا تھا اور ان کے جنون و شوق کی وسعتیں کہاں تک تھیں۔ ان کا زمانہ پہلے مر گیا انہوں نے بعد میں وفات پائی۔ آزادی کے بعد اقوام و ملل کے حوصلے صیقلِ شمشیر ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے ہاں حوصلے دو لخت ہو چکے بلکہ ان کی خاکستر اڑ رہی ہے۔ لوگ شراروں سے ڈرتے اور سایوں سے بھاگتے ہیں۔ زمانہ تھا کہ لوگ آگ میں کودتے اور کلمۃ الحق کی پشت پناہی کرتے تھے۔

شیخ صاحب کا سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ بڑے ہی بہادر انسان تھے۔ پندرہ بیس برس میں ان کا سارا قافلہ منتشر ہو گیا۔ چودھری افضل حق بہت پہلے اللہ کو پیارے ہو گئے، چودھری عبدالعزیز بیگووالیہ کو قضا

کھا گئی، آزادی کے بعد مولانا حبیب الرحمن رخصت ہوئے، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو بلاوہ آگیا، قاضی احسان احمد جواں مرگ ہوگئے، شیخ صاحب.................

داغِ فراقِ صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

اس گئے گزرے دور میں بھی پرانا دم خم باقی تھا۔ حسین شہید سہروردی کے ساتھ عوامی لیگ میں شامل ہوگئے

ایک دن سہروردی صاحب نے ان سے کہا "شیخ صاحب! اسکندر مرزا (تب صدر مملکت) کو احرار کے بارے میں غلط فہمی ہے میں نے کوشش کی ہے کہ اس کا ذہن صاف ہوجائے لیکن آپ کی اس سے ملاقات مفید ہوگی۔

غرض شیخ صاحب اور ماسٹر تاج الدین انصاری اسکندر مرزا سے ملاقات کے لئے گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں گئے۔ اسکندر مرزا اپنے صدارتی جاہ وجلال کے ساتھ برآمد ہوا اور شاہانہ بے نیازی کے ساتھ فروکش ہوگیا۔ ڈاکٹر خان صاحب صوبہ کے وزیر اعلیٰ ہمراہ تھے۔ سہروردی نے مرزا سے کہا " دونوں احرار رہنما شیخ صاحب اور ماسٹر جی آئے ہیں" مرزا نے حقارت سے جواب دیا۔

"احرار پاکستان کے غدار ہیں"

ماسٹر جی ٹھنڈی طبیعت کے مالک، کہنے لگے۔ غدار ہیں تو پھانسی پر کھنچوا دیجئے لیکن الزام کا ثبوت ہونا چاہئیے۔

اسکندر مرزا نے اسی رعونت سے جواب دیا " بس میں نے کہہ دیا ہے کہ احرار غدار ہیں"

ماسٹر جی نے تحمل کا رشتہ نہ چھوڑا لیکن مرزا نے سرکش گھوڑے کی طرح پٹھے پر ہاتھ ہی دھرنے نہ دیا۔

وہی ژاژخائی

شیخ صاحب نے غصہ میں کروٹ لی۔ مرزا سے پوچھا، کیا کہا آپ نے؟

میں نے؟

جی ہاں!

"احرار پاکستان کے غدار ہیں،..... مرزا نے مٹھی بھینچتے ہوئے کہا۔

شیخ صاحب کہاں رکتے، گورنمنٹ ہاؤس، گورنر موجود، وزیر اعلیٰ موجود، وزیر اعظم موجود، صدرِ مملکت کی بارگاہ؟ فوراً جواب دیا۔

"احرار غدار ہیں کہ نہیں؟ اس کا فیصلہ ابھی تاریخ کرے گی۔ تمہارا فیصلہ تاریخ کر چکی ہے کہ تم غدار ابن غدار ہو، تمہارے جدامجد میر جعفر نے سراج الدولہ سے غداری کی تھی، تم اسلام کے غدار ہو۔"

ڈاکٹر خان صاحب نے شیخ صاحب کو آغوش میں لے لیا اور اسکندر مرزا سے پشتو میں کہا میں نے تمہیں پہلے کہا تھا ان لوگوں کے ساتھ شریفانہ لہجے میں بولنا یہ بڑے بے ڈھب لوگ ہیں۔ ظاہر ہے کہ بلی

ایک ہی جھٹکے میں سپر انداز ہو جاتی ہے یکایک اس کا لب ولہجہ ہی بدل گیا۔

اور یہ تھے مجلسِ احرار اسلام کے صدر شیخ حسام الدین اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ........ ۲۱ جون ۱۹۶۷ء کی صبح چھ بجے پیمانۂ عمر لبریز ہو گیا۔ ۷۱ برس عمر پائی۔ ان کے انتقال سے قربانی وایثار، جرأت واستقامت، حوصلہ واعتماد اور تحریک آزادی کا ایک روشن باب ختم ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

## اللہ کے سایۂ رحمت کے مستحق سات خوش نصیب آدمی

عن ابی ہریرة قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول سبعة یظلھم اللّٰہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل و الشاب نشأ فی عبادة اللّٰہ ورجل قلبہ معلق بالمساجد ورجلانِ تحابافی اللّٰہ اجتمعاعلی ذالک وتفرقاعلیہ ورجل دعتہ امرأة ذات منصبٍ و جمال فقال انی اخاف اللّٰہ ورجل تصدق بصدقة فاخفاھا حتیٰ لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللّٰہ خالیاً ففاضت عیناہ (رواہ البخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سات آدمی ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنے (رحمت کے) سایہ میں ایسے دن جگہ عطاء فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔ (۳) وہ جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو۔ (۴) وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کے واسطے محبت ہو اسی پر ان کا اجتماع ہو، اسی پر جدائی، (۵) وہ شخص جس کو کوئی حسین شریف عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے کہ مجھے اللہ کا ڈر مانع ہے (۶) وہ شخص جو ایسے مخفی طریق سے صدقہ کرے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو، (۷) وہ شخص جو اللہ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔

(فضائلِ ذکر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ، ص ۴۸)


چوبیسویں سالانہ **مجلسِ ذکرِ حسین** رضی اللّٰہ عنہ

۱۰/ محرم ۱۴۱۹ھ، دارِ بنی ہاشم ملتان

آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بذریعہ ڈاک وی پی یابالمشافہ طلب فرمائیں

خطباء: قائدِ احرار ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری ○ ابنِ امیر شریعت حضرت پیرجی ○ سید عطاء المہیمن بخاری حضرت ○ مولانا محمد اسحٰق سلیمی ○ مولانا محمد مغیرہ ○ سید محمد کفیل بخاری ○ علامہ محمد یعقوب خان

قیمت آڈیو کیسٹ مکمل تین عدد =/125 روپے ویڈیو کیسٹ =/225 روپے

صدائے احرار دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان PC. 60000 فون: 511961 - 061